السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ عقیقہ کےلئے جانور موٹا تازہ ہو تو سات حصے ہوسکتے ہیں۔ اور دانتوں کی شرط نہیں۔ مگر قربانی میں دانتوں کی شرط ہے۔ بخلاف اس کے بکر کہتا ہے کہ نہیں۔ عقیقہ کا جانور بھی قربانی کے جانور کی طرح دو دانت ہونا ضروری ہے۔ اب زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گائے میں سات حصے ہوسکتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

البقرة عن سبعة

سبل السلام ج1ص176 فتح الباری پ22ص180 کتاب العقیقہ میں ہے۔

والجمهور علي اجزاء الابل والبقر ايضا وفيه حديث عند الطبراني وابي الشيخ عن انس رفعه يعق عنه من الابل والبقر والغنم

یعنی طبرانی وغیرہ میں حضرت انس سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عقیقہ میں اونٹ گائے بکری تینوں جانور ہوسکتے ہیں۔ علامہ رافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ گائی میں جیسے قربانی کے سات حصے ہوسکتے ہیں۔ ویسے ہی عقیقہ میں بھی ہوسکتے ہیں۔

وذكر الرافعي بحثا انها تتادي بالسبع كما في الاضحية في زماننا

بعض احباب کا یہ کہنا کہ اول تو گائے عقیقہ مین جائز نہیں اگر جائز بھی ہو تو گائے صرف ایک بکری کے قائم مقام ہوسکتی ہے۔ بلا دلیل اور الدین یسر کے خلاف ہے۔

) بجانب خود دین میں تنگی پیدا کرنا ہے۔ اگر کسی روایت میں صراحت ہوتی تو ایسا کہنا بجا تھا۔ از لیس **فلیس** عقیقہ کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط بطور افضلیت کے ہیں۔ نہ وجوباً (فتاوی ستاریہ جلد4ص50

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص197

محدث فتویٰ